فوٹ ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۳۱ صلح ۱۳۵۸ہش ۳۱ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ عرفان کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواھر الکلام

اس خدا پر ہمارا ایمان ہے جو کامل علم و حکمت اور غیر محدود قدرتوں کا مالک ہے،

ہماری رُوح اور ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ اس کے حضور سجدہ ریز ہے

ارشاد باری تعالےٰ

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

قَالُوْا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۔ (البقرہ ۳۳)

ترجمہ:۔ انہوں نے کہا تُو بے عیب ہے جو (کچھ) تو نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کسی قسم کا علم نہیں ہے یقیناً تُو ہی کامل علم والا (اور ہر قول اور فعل میں) حکمت کو مدِّ نظر رکھنے والا ہے

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُ اللّٰہُ اَنَا الْجَبَّارُ ۔ اَنَا الْمُتَکَبِّرُ ۔ اَنَا الْمَلِکُ ۔ اَنَا الْمُتَعَالُ یُمَجِّدُ نَفْسَہٗ (مسند احمد)

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مَیں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں میرے لئے ہی بڑائی ہے ۔ مَیں بادشاہ ہوں ۔ مَیں بلند شان والا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے ۔ جس کے ہاتھ میں ہر ایک روح اور ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قوتوں کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرّف سے اور نہ اس کے خلق سے اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں ۔ جس کے ذریعہ ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے ..... سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا ۔ اور ایسے خدا کو پایا ۔ جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا ۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے ۔ جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا ۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی ۔ وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا احسان والا ہے اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔"

(نسیم دعوت صـ۳)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۳۱ جنوری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عافیت کے ساتھ رکھے ۔ برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ ناصر ہو ۔ آمین

● حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ سر اور بازو میں درد کی تکلیف ہے ۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

● مکرم چوہدری منیر احمد صاحب بسمل معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اللہ تعالےٰ نے ۸ ار جنوری کو پہلا فرزند عطا فرمایا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وحید احمد نام تجویز فرمایا ۔

نومولود محترم چوہدری احمد دین صاحب چک ۳۳ بھاولنگر کا پوتا اور محترم راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم کا نواسہ ہے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی صالح اور اقبال مند زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین

● عزیزم مکرم قریشی عبد الرشید صاحب ڈپٹی وکیل المال (تحریک جدید) لاہور میں ٹانگ میں تکلیف کی وجہ سے زیادہ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں ۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

قریشی محمد عبد اللہ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ

چندہ وقف جدید کی وصولی میں

نمایاں کامیابی

یہ امر باعث مسرت اور باقی جماعتوں کے لئے بطور نیک نمونہ کے ہے کہ امسال خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ لاہور نے نہ صرف یہ کہ چندہ وقف جدید بالغان و اطفال متوقع ٹارگٹ سے بھی زیادہ وصول کر لیا ہے بلکہ اب تک جملہ جماعتوں سے زیادہ وصولی کی ہے ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالےٰ کارکنان اور احباب جماعت کی غلبہ اسلام کے لئے اس کوشش اور قربانی کو قبول فرمائے ۔ اور اپنے بیش از بیش فضلوں سے نوازتا چلا جائے ۔ نیز دوسری بڑی بڑی جماعتوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے ۔ آمین

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقف جدید

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبد الحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۳۱ صلح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعاؤں میں دلی جوش پیدا کرنے والے دو زبردست محرک

دعا اس وقت قبولیت کے درجہ کو پہنچتی ہے جب وہ دلی جوش اور تضرع و ابتہال اور کرب و اضطراب سے بھری ہوئی ہو۔ چنانچہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝" (النمل آیت ۶۳)

ترجمہ: بھلا (بتاؤ تو) کون ہے جو بے کس کی دعا سنتا ہے اور اس کے دکھ کو دور کرتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے اور تمہیں (ایک کے بعد دیگرے) ملک کا حاکم بناتا ہے کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے (جو ایسا کرتا ہو)؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کی دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے جو ہر لحاظ سے بے کس اور بے سہارا ہو اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق اور ارحم الراحمین یقین کر کے اپنا دکھ اور اپنی تکلیف دور ہونے کے لئے اسے اپنی مدد کی غرض سے پکارے۔ اس سے ثابت ہے کہ جو شخص ایک طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور رحمت بے پایاں کا اعتراف اور دوسری طرف اپنی بے بسی و بے کسی اور عاجزی و لاچاری کا اقرار کر کے اس سے دعا کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کر کے اسے اس کی مراد عطا کر دیتا ہے۔ سو قبولیت دعا کے لئے دو چیزوں کا ہونا ازبس ضروری ہے ایک خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور رحمت بے پایاں کا اعتراف اور دوسرے دعا کرنے والے کی اپنی بے بسی و بے کسی اور عاجزی و لاچاری کا احساس و اقرار۔ جتنا زیادہ انسان اپنی بے بسی و بے کسی اور عاجزی و لاچاری کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو اس کی قدرت کاملہ اور رحمت بے پایاں کا حوالہ دے کر پکارتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کی دعا میں جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ تضرع و ابتہال اور کرب و اضطراب سے بھر جاتی ہے اور اس کا یہ تضرع و ابتہال اور کرب و اضطراب ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے اور قبولیت کو کھینچنے کا موجب بنتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ الفاتحہ کی ابتدائی آیات اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے ایک طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور رحمت بے پایاں کے اعتراف اور دوسری طرف دعا کرنے والے کی اپنی عاجزی و لاچاری اور بے بسی و بے کسی کے اقرار کو دعا میں جوش پیدا کرنے والے دو زبردست محرک قرار دیا ہے اور قبولیت دعا کا حظ اٹھانے کے سلسلہ میں ان دونوں محرکوں سے کما حقہ استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایک ایسا طریقہ حسنہ سکھلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں جو دعاؤں میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ قبولیت دعا کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں۔ اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفات کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتدا سے انتہا تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبدء اسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا۔ یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتواں اور مدد الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے اور خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بغایت درجہ کامل القدرت اور رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔" (براہین احمدیہ ص ۴۷۷، ۴۷۸ حاشیہ نمبر ۱۱)

حضور علیہ السلام نے ان دو محرکوں پر ازحد زور دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ جس دعا میں ان دو محرکوں سے پورا پورا استفادہ نہ کیا جائے اور اس استفادہ کے نتیجہ میں دعا میں دلی جوش پیدا نہ ہو وہ دعا فی الحقیقت دعا کہلانے کی مستحق نہیں ہوتی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"پس خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمت شاملہ، دوسرے بندہ کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دو محرکوں کے دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتش شوق الٰہی دعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتی۔" (براہین احمدیہ ص ۴۷۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

"بلانے والا ہے سب سے پیارا"

استاذی المکرم حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے انتقال کی خبر سن کر،

بیاں ہوں کیسے اک صحیفۂ رفتہ سیرت علی محمد
غم و الم میں ہمیں ڈبو کر ہوئے ہیں رخصت علی محمد
وہ ایک روشن چراغ تھے جو ہوئے تھے روشن چراغ حق سے
وہ ایک روشن ضمیر انساں تھے پاک طینت علی محمد
وہ ذات میں ایک انجمن تھے کلام میں رس گھلا ہوا تھا
کہ بزم ہستی میں بن گئے اک نشان عظمت علی محمد
ہزاروں شاگرد علم رسیدہ کبھی نہ دل سے بھلا سکیں گے
جو دے گئے ان کو زندگی میں پیار و شفقت علی محمد
برائے احباب روح و ریحاں برائے اغیار لطف و احساں
برائے اہل و عیال ہر آں تھے مہر و الفت علی محمد
مثال صبر و رضا غموں میں خوشی میں شکر خدا کا شیوہ
دکھا گئے اپنے ہر عمل میں نبی کی سنت علی محمد
قلم سے ان کے گہر بکھیرے نظر نظر معترف ہے جن کی
اشاعت دین حق کی خاطر تھے وقف خدمت علی محمد
الٰہی سب غمزدہ دلوں کو عطا ہوں صبر و رضا کی راہیں
نشاں وہی کر گئے ہیں جن کی غریق رحمت علی محمد
جہان فانی میں بھی رہا تھا مقام ان کا بلند و بالا
جہان نو میں بھی جا کے پائیں خدا کی قربت علی محمد
اگرچہ شبیر غم گزیں ہے مگر تو اس پر ہی اکتفا کر
"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

شبیر احمد ثاقب واقف زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ جہاد

— (محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد) —

جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں ۲۶ دسمبر ۱۹۷۸ء کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے "مسئلہ جہاد" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مسئلہ جہاد

مسئلہ جہاد نہایت اہم مسئلہ ہے جس کی حقیقت عیسائی مشنریوں نے نظرانداز کر کے اسلام اور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف دنیا بھر میں یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا کہ اسلام جبر و تشدد کے ذریعہ اپنی تعلیمات پھیلانے کا حامی ہے۔ اور اس کی اشاعت تلوار سے ہوئی ہے۔ اس طرح انہوں نے اسلام کے خلاف ایک عالمگیر جذبۂ نفرت پیدا کر دیا۔ افسوس تو یہ ہے کہ بعض مسلم علماء و فقہاء بھی اس مسئلہ کی بابت غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ اور انہوں نے قتال کو ہی جہاد سمجھ لیا۔ اور یہ لکھا کہ قتال کو ہر حالت میں جاری رہنا چاہیئے۔ خواہ دشمن حملہ کرے یا نہ کرے۔ چنانچہ کنایہ شرح ہدایہ جلد دوم ص۱۹۷ میں لکھا ہے

قتال الکفار واجب وان لم یبدوا

یعنی کفار سے قتال بالسیف کیا جائے خواہ وہ پہلے حملہ آور نہ بھی ہوں۔

بعض علماء کے نزدیک اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسلمانوں کے ایک ہاتھ میں قرآن ہو اور ایک ہاتھ میں تلوار۔ وہ اس ضرورت اور ان شرائط کو بھلا بیٹھے تھے۔ جن کے تحت اسلام میں مدافعانہ جنگ کی اجازت دی گئی تھی۔ ان حالات میں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اس بارے میں صحیح اسلامی تعلیم بیان کی جائے۔

جہاد کی حقیقت

جہاد عربی زبان کا لفظ ہے جو جہد یا جُہد سے مشتق ہے۔ جس کے لغوی معنے ہیں کسی کام کے کرنے میں پوری طرح کوشش کرنا۔ مشقت برداشت کرنا اور پوری طاقت اور سرگرمی سے کام کو سرانجام دینا خواہ وہ کام دینی ہو یا دنیوی۔ اسی طرح دین کی حفاظت کے لئے لڑنے کو جہاد کہتے ہیں۔

(اقرب الموارد، لسان العرب)

تاج العروس میں ہے۔

المبالغۃ واستفراغ الوسع

کسی کام کی سرانجام دہی میں سرتوڑ کوشش کرنا جہاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ جہاد کا لفظ جہد کے لفظ سے مشتق ہے۔ جس کے معنے ہیں کوشش کرنا اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لئے بولا گیا۔"

(مسئلہ جہاد ص۱)

اسلامی اصطلاح میں جہاد کے معنے

اسلامی اصطلاح میں جہاد ان ہی معنوں میں استعمال ہوا ہے جو لغت میں مذکور ہیں۔ البتہ اسلام نے تین چیزوں کی بابت جو جدوجہد اسلامی کے مطابق کی جائے اس کا نام جہاد رکھا ہے۔

اوّل:۔ نفس کی اصلاح کے لئے جدوجہد

دوم:۔ اسلامی تعلیمات کو رواج دینے کے لئے جدوجہد

سوم:۔ مذہبی آزادی کے دفاع کی خاطر ظالم دشمن کے مقابلہ میں جو جدوجہد کی جائے وہ مجازاً جہاد کہلائے گی۔

جہاد کے اقسام

امام راغب اپنی کتاب مفردات ص۹۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

الجہاد ثلاثۃ اضرب

مجاھدۃ العدو الظاھر و مجاھدۃ الشیطان و مجاھدۃ النفس و تدخل ثلاثتھا فی قولہ تعالیٰ۔ وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ و قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ جاھدوا اھواءکم کما تجاھدون اعداءکم و المجاھدۃ تکون بالید واللسان قال صلی اللہ علیہ وسلم جاھدوا الکفار بایدیکم والسنتکم

جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ ظاہری دشمن سے مقابلہ۔ شیطان سے مقابلہ اور نفس سے مقابلہ۔ یہ تینوں قسمیں آیات کریمہ وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ میں شامل ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس طرح تم اپنے دشمن سے جہاد کرتے ہو۔ اسی طرح تم اپنی نفسانی خواہشات سے بھی جہاد کرو۔ مجاہدہ ہاتھ کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ زبان کے ساتھ بھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مسلمانو تم کفار سے اپنے ہاتھ سے بھی جہاد کرو۔ اور زبان سے بھی۔

اس تحقیق سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جہاد سے صرف لڑائی مراد لینا درست نہیں قرآن کریم نے بھی جہاد کا لفظ صرف قتال کے معنوں میں استعمال نہیں کیا۔ چنانچہ سورۃ فرقان ع ۵ میں ہے

وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا

یعنی ہر شخص کافروں سے قرآن مجید کے ذریعہ جہاد کرے۔

سورۃ فرقان مکی سورۃ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مکہ میں کوئی لڑائی نہیں لڑی گئی۔ پس معلوم ہوا کہ جہاد قتال کا مترادف نہیں۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اشاعت قرآن میں سرگرمی سے حصّہ لیا۔

مولانا ابوالکلام لکھتے ہیں:۔

"جہاد فی سبیل اللہ لغت اور شرع دونوں اعتبار سے داخل۔ یہ بات نہیں ہے کہ جہاد سے مقصود مجرد لڑائی ہی ہو۔ سورۂ فرقان میں ہے۔ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا۔ یعنی کفار کے مقابلہ میں کمال درجہ تیاری کرو۔ سورۂ فرقان بالاتفاق مکی ہے۔ اور معلوم ہے کہ جہاد بالسیف لڑائی کا حکم ہجرت مدینہ کے بعد ہوا۔ پس مکی زندگی میں کونسا جہاد تھا۔ جس کا اس آیت میں حکم دیا جا رہا ہے۔ جہاد بالسیف تو ہو نہیں سکتا یقیناً وہ حق کی استقامت اور اس کی راہ میں تمام مصیبتیں اور شدتیں جھیل لینے کا جہاد تھا۔

(مسئلہ خلافت مصنفہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷)

حدیث شریف سے بھی یہ ثابت ہے کہ جہاد کا لفظ ہر نیک کام کے لئے جو کوشش کی جائے اس پر بولا جاتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاھد قال لکن افضل الجہاد حج مبرور

(بخاری کتاب الجہاد)

آپ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم عورتیں دین کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاطر جنگ کو تمام نیکیوں سے افضل خیال کرتی ہیں۔ کیا ہم جنگ نہ کیا کریں تو آپؐ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ سب سے افضل جہاد حج مبرور ہے۔

اس جواب میں بڑے لطیف طریقہ سے آپؐ نے اس غلطی کو دور کیا کہ سوال میں جو یہ کہا گیا ہے کہ نیکی کے کاموں میں سے صرف ایک کام کو ہم جہاد کہتی ہیں۔ اور وہ جنگ کرنا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا تمام نیک کام جہاد میں شامل ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے افضل العمل کی بجائے افضل الجہاد فرمایا۔ تم جنگ کو افضل الجہاد سمجھنے میں غلطی کرتی ہو۔ افضل الجہاد عورتوں کے لئے حج مبرور ہے۔ کیونکہ تزکیۂ نفس کو دوسرے تمام جہادوں پر برتری حاصل ہے۔

مولانا سید سلیمان ندوی اپنی کتاب سیرت النبیؐ جلد ۵ میں لکھتے ہیں:۔

"جہاد کے معنی عموماً قتال اور لڑائی کے سمجھے جاتے ہیں۔ مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً غلط ہے ..... لغت میں اس کے معنے محنت اور کوشش کے ہیں۔ اس کے قریب قریب اس کے اصطلاحی معنے بھی ہیں۔ یعنی حق کی بلندی اور اس کی اشاعت اور حفاظت کے لئے ہر قسم کی جدوجہد قربانی اور ایثار گوارا کرنا۔ . . . اور اس کے لئے جنگ کے میدان میں اگر ان سے لڑنا پڑے۔ تو اس کے لئے بھی پوری طرح تیار رہنا بھی جہاد ہے۔"

(سیرت النبی جلد ۵ صفحہ ۴۰۴)

پھر لکھتے ہیں:۔

"اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاد اور قتال دونوں ہم معنی ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ . . . بلکہ ان دونوں میں عام وخاص کی نسبت ہے۔ یعنی ہر جہاد قتال نہیں ہے بلکہ جہاد کی مختلف قسموں میں سے ایک قتال اور دشمنوں سے لڑنا بھی ہے۔"

(سیرت النبی جلد ۵ صفحہ ۴۰۵-۴۰۶)

میں یہ واضح کر چکا ہوں کہ اسلام کی اصطلاح میں جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ اب ان تین اقسام کے متعلق اختصار سے بیان کیا جاتا ہے۔

جہادِ اکبر

خدا تعالیٰ نے انسانی پیدائش کا مدعا اور مقصد قرب الٰہی کا حصول قرار دیا ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے بنو نوع انسان کی راہ نمائی کے واسطے سلسلہ نبوت جاری فرمایا۔ اور ان کے ذریعہ وہ ہدایتیں جاری کیں جن کی پیروی سے خدا کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ پس قرب الٰہی کے حصول کے لئے جدوجہد کی جائے اور نفس کو پاک و مطہر بنانے کے لئے جو کوشش کی جائے گی اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد اکبر قرار دیا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

جو لوگ ہمارے پانے کے لئے جہاد کریں گے۔ ہم ان کو اپنا راستہ دکھاتے رہیں گے۔

شیطان ایسے لوگوں پر غالب نہ آسکے گا اور وہ نفس کی غلامی سے آزاد ہو سکیں گے یہ جہاد ہر وقت جاری رہتا ہے اور مومن کو اپنے نفس کو زیر کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس جہاد کو جہاد اکبر کہا گیا ہے۔ اسے ہر وقت جاری رکھنا ضروری ہے۔ اور اس سے مومن کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس جہاد کی کشتی سے انسان جب بھی اترا ڈوبا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

جو دم غافل سو دم کافر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا یہ سامان دمار

پھر خدا تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا
يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ
اِذَا اهْتَدَيْتُمْ

یعنی جو لوگ ایماندار ہیں ان پر اپنے نفس کی اصلاح کی ذمہ داری دوسروں کی اصلاح سے مقدم ہے۔

حدیث بخاری کتاب الجہاد باب افضل الناس مومن مجاھد بنفسہ کے تحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حقیقی مجاہد وہی ہے جس نے اپنے نفس کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

عجب نادان ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

اصلاح نفس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ چنانچہ غزوہ تبوک سے واپسی کے موقعہ پر فرمایا۔

رجعنا من الجهاد الاصغر
الى الجهاد الاكبر

یعنی دشمنانِ اسلام سے لڑائی کا جہاد چھوٹا ہے اور اصلاح نفس کے لئے اسلام میں جو جہاد مقرر ہے وہ بڑا جہاد ہے۔

اصلاحِ نفس کے لئے قرآن کریم نے انسان کی طبعی۔ اخلاقی و روحانی اوضاع و اطوار کو مدنظر رکھ کر تفصیلی ہدایات بیان فرمائی ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان نفس کو رام کر سکتا ہے۔ اور نفس امارہ و نفس لوامہ دونوں نفس مطمئنہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

جہادِ کبیر:۔

دوسری قسم کا جہاد اسلام نے اشاعتِ اسلام کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ
وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ
جِهَادًا كَبِيْرًا (سورۃ فرقان ۵۳)

یعنی کافروں کی نہ مانو اور قرآن کریم کے ذریعہ ان کافروں سے جہاد کرو۔ یہ بڑا جہاد ہے۔

یعنی زبان سے قلم سے زندگی وقف کرکے وطن کی قربانی اور مال کی قربانی وغیرہ سے دین کا پھیلانا جہاد کبیر ہے

پھر ایک اور جگہ فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

یعنی امت محمدیہ خیر امت ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے نفوس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھی اصلاح کرتے ہیں۔ نیکی کی طرف بلاتے اور بدی سے روکتے ہیں۔

جہادِ کبیر کے طریق:۔

جہادِ کبیر کا طریق کار یہ مقرر کیا گیا ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ
الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ
هِيَ اَحْسَنُ۔

(سورہ نحل آیت ۱۲۶)

یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ دوسروں کو خدا کی راہ کی طرف بلائیں۔ ان کے مخاطب اہل علم و فلسفہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان کے سامنے دلائل حکمیہ پیش کرنے چاہئیں اور ایسے لوگ بھی مخاطب ہو سکتے ہیں جو عوام الناس ہوں۔ تو ان کو موعظہ حسنہ سے خدا کی راہ کی طرف بلایا جائے۔ اور اگر کوئی حق طلب ایسا ہو۔ جو بحث کا ہی طالب ہو تو مسلمانوں کو بحث میں بھی احسن طریق یعنی نرمی کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن کریم نے دلیل کو موت و حیات کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے بنیاد ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى
مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ

(سورۃ الانفال آیت ۴۳)

یعنی پسپا شدہ وہی ہے جو دلیل سے پسپا ہوا اور زندہ وہی ہے جو دلیل سے زندہ ہے۔

پس اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت نور حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم نے جہاد کبیر قرار دیا ہے۔

فریضۂ تبلیغ:۔

تاریخ شاہد ہے کہ آغاز نبوت سے لے کر تا حیات حضرت سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم جہادِ کبیر میں مصروف رہے۔ سرزمین حجاز میں جو روحانی انقلاب پیدا ہوا وہ آپ کی شب و روز کی تبلیغی جدوجہد کا کرشمہ تھا۔ اور صحابہ کرام کا عملی نمونہ بھی لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنا۔ کیونکہ قرآن کریم نے جہاد کرنے والوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ عملی طور پر نیک نمونہ پیش کریں۔ چنانچہ فرمایا۔

"اے مومنو! خدا تعالیٰ کی طرف جھکو یعنی اس کو اپنا سہارا بناؤ۔ اس کے احکام کی فرمانبرداری کرو۔ عبودیت کاملہ اختیار کرو۔ اور تمہارا نمونہ و عمل نیک ہونا چاہیئے۔ پھر خدا کی خاطر جہاد کرو۔ اور اس کا حق ادا کرو۔ یعنی اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی پوری پوری طاقت صرف کر دو۔"

(سورہ حج رکوع ۱۰)

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہاریہ مکئی کی کاشت

مکرم ملک غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ

مکئی خوردنی اجناس میں سب سے زیادہ پیداوار دینے والی فصل ہے۔ اس فصل کی اب بہت سی ایسی اقسام دریافت کرلی گئی ہیں جن میں پیداوار دینے کی بہت زیادہ صلاحیت موجود ہے۔ اس موسم میں اس کی کاشت سے زمیندار احباب اپنی ذاتی منفعت کے علاوہ زیادہ غلہ پیدا کرنے کی صورت میں ملک میں غذائی قلت کو دور کرنے کی خدمت بھی سرانجام دے سکتے ہیں۔

اس فصل کی کامیاب کاشت حسب ذیل طریق پر عمل کرنے سے کی جاسکتی ہے

زمین کی موزونیت

مکئی کی فصل کے لئے بھاری میرا زمین جس میں پودے کے خوراکی اجزا کافی مقدار میں موجود ہوں اور سیم اور تھور سے بھی محفوظ ہو موزوں ہوتی ہے۔ ریتلی زمین میں مکئی کی پیداوار اچھی نہیں رہتی۔

توریہ اور کپاس کے ڈھنڈوں میں بھی یہ فصل اچھی پیداوار دیتی ہے بشرطیکہ زمین کی تیاری اچھی طرح کی جائے اور گوبر کی کھاد وافر مقدار میں (۲۰-۲۵ گڈے) ڈال دی جائے۔

۲۔ تیاری زمین

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر موسم خریف کی فصلوں مثلاً کماد، کپاس وغیرہ کے بعد اس فصل کی کاشت مطلوب ہو تو زمین میں ہلوں کی مدد سے ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل (مشینی ہل) چلایا جائے یا ٹریکٹر کے ساتھ مولڈ بورڈ پلاؤ ایک دفعہ چلایا جائے۔ پھر عام ہل یا کلٹی ویٹر سے تین چار بار زمین کو کھول دیا جائے۔ اس دوران میں اگر ممکن ہوسکے تو ہر ہل کے بعد ایک بار سہاگہ دے دیا جائے تاکہ زمین اچھی طرح باریک ہوجائے۔

۳۔ کھاد

اگر گوبر کی کھاد میسر ہو تو ۱۵-۲۰ گڈے گلی سڑی کھاد زمین میں ملادی جائے۔ اس کھاد کی اتنی مقدار ڈال دینے پر مصنوعی کھاد کی ضرورت بہت کم رہ جاتی ہے لیکن اگر یہ کھاد اس قدر مقدار میں دستیاب نہ ہو تو موجودہ زرعی تحقیقاتی کاوشوں کے مطابق اعلیٰ پیداوار حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل مقدار میں نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش والی مصنوعی کھادیں ڈالنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

نائٹروجن والی کھاد (اس میں یوریا یا امونیم سلفیٹ یا امونیم نائٹریٹ شامل ہیں) ۱۰۰ پونڈ سے ۱۵۰ پاؤنڈ فی ایکڑ

فاسفورس والی کھاد

(اس میں سنگل سپر فاسفیٹ یا ٹرپل فاسفیٹ یا نائٹروفاس یا ڈی اے پی شامل ہیں) 75 پاؤنڈ فی ایکڑ

پوٹاش والی کھاد (اس میں پوٹاشیم سلفیٹ یا میوریٹ آف پوٹاش شامل ہیں) 50 سے 100 پاؤنڈ فی ایکڑ

کھادوں کی مندرجہ بالا مقداروں میں کاشتکار احباب فصل کی حالت دیکھ کر مناسب کمی بیشی کرسکتے ہیں۔

عام طور پر نائٹروجن کی کمی کے سبب فصل کے پتے چھوٹے اور ان کی رنگت زردی مائل رہتی ہے۔

فاسفورس کی کمی سے بوٹے پوری طرح نشوونما نہیں پاتے۔ پودا چھوٹے قد کا رہ جاتا ہے اور پتوں کا رنگ ارغوانی ہو جاتا ہے۔

پوٹاش کی کمی سے بھٹوں کی نچلی طرف کافی حصہ دانوں سے خالی رہ جاتا ہے اور دانے وزن میں ہلکے ہوجاتے ہیں۔ اور پیداوار کم نکلتی ہے۔

کھاد کا طریقہ استعمال — غذائی عناصر کی مقدار — قسم کھاد

بوائی کے وقت — 35 پاؤنڈ فاسفورس — ½۱ بوری ٹی ایس پی

۵۰-۷۵ پاؤنڈ نائٹروجن — ½ بوری ٹی ایس پی — ایک سے ڈیڑھ بوری یوریا

یا

۱۵۰-۲۰۰ پونڈ نائٹروجن — ½ بوری ٹی ایس پی + تین بوری امونیم سلفیٹ + تین بوری پوٹاش

دوسرے پانی پر غذائی عناصر کی مقدار :—

۵۰ سے 75 پونڈ نائٹروجن

ایک سے ½۱ بوری یوریا۔ یا ۔ تین بوری امونیم سلفیٹ۔ کھاد کو پودوں کی قطاروں کے درمیان پودوں کے نزدیک ڈالا جائے لیکن یہ ان کے پتوں پر نہ پڑے۔

چوتھے پانی پر غذائی عناصر کی مقدار ۵۰ پاؤنڈ نائٹروجن

ایک بوری یوریا یا 2 بوری امونیم سلفیٹ

وقت اور طریقہ کاشت

اس موسم میں فصل کو ایسے وقت میں کاشت کرنا چاہیئے جبکہ موسم کچھ گرم ہو جائے اور کورا پڑنے کا امکان نہ رہے عام طور پر اس کی کاشت کا وقت مختلف علاقوں میں مندرجہ ذیل ہوسکتا ہے۔

حیدرآباد و خیرپور ڈویژن — ۵ فروری سے ۲۰ فروری تک

رحیم یار خان بہاولپور ملتان — ۱۰ تا ۲۵ فروری تک

ساہیوال فیصل آباد جھنگ سرگودھا — ۱۵ فروری تا پہلا ہفتہ مارچ

لاہور سیالکوٹ گوجرانوالہ — ۲۰ فروری تا ۱۵ مارچ

راولپنڈی ڈویژن ماسوائے پہاڑی علاقہ — ۲۵ فروری تا ۲۰ مارچ

دیر سے کاشت کی گئی فصل کو دانہ بننے کے دوران سخت گرمی اور دھوپ کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے اور بعض اوقات تو فصل بالکل فیل ہوجاتی ہے۔ اس لئے کاشت کے اوقات کی پوری طرح پابندی کرنی چاہیئے۔

دو اڑھائی کٹے گئے کھیت کو دو تین بار ہل اور اتنے ہی سہاگے دے کر اچھی طرح باریک کرلینا چاہیئے۔ پھر سنگل رو ڈرل کے ساتھ ۳۰ انچ یا 75 سم کے فاصلہ پر بیج کو سیاڑوں میں کاشت کر دینا چاہیئے۔ کاشت کے وقت بیج کا فاصلہ ۴-۵ انچ 10-13 سم ہونا چاہیے اور بیج دو اڑھائی انچ یعنی 5-6 سم گہرا بونا چاہیئے۔

جب پودے ایک بالشت ہوجائیں تو ان کا فاصلہ اندازاً ۸ انچ 20 سم کر دینا چاہیئے اور یہ چھدرائی جتنی جلد ممکن ہو سکے کر دی جانی چاہیئے کیونکہ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ دیر سے چھدرائی کی جانے کی صورت میں پودا کمزور رہنے کا سبب ہے باریک اور لمبے اور بھٹے چھوٹے اور دانوں کی تعداد کم ہوجاتی ہے۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ یہ چھدرائی کا موزوں وقت وہ ہے جب کہ پودے پر صرف تین پتے نکلے ہوں۔ جوں جوں پتوں کی تعداد بڑھتی ہے اور چھدرائی دیر سے کی جاتی ہے اتنی ہی پیداوار میں کمی آجاتی ہے۔

شرح بیج

ترقی دادہ اقسام سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فی ایکڑ پودوں کی تعداد ۲۶-۳۰ ہزار ہونی چاہیئے۔ اس تعداد کو پورا کرنے کے لئے چونکہ موسم بہار میں سردی کی وجہ سے بیج کا اگاؤ کم ہوتا ہے اس لئے ۱۰ سیر بیج جو بیس سیر چھلیوں سے حاصل ہوتا ہے استعمال کرنا چاہیئے یہ بیج صحت مند ہونا چاہیئے ایسا بیج زرعی کارپوریشنوں سے بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے

ترقی دادہ اقسام

ان میں نیلم۔ اکبر۔ اگیتی 72 اگیتی سنتھٹک 551 سوان اور صدف اقسام محکمہ زراعت کی طرف سے منظور شدہ ہیں۔

اول الذکر دونوں اقسام نیلم اور اکبر اس موسم میں کاشت کرنے پر 125 دن میں پک کر تیار ہوجاتی ہیں۔ ان دونوں اقسام کا رنگ زرد ہے اور پیداواری صلاحیت چالیس ساٹھ من فی ایکڑ ہے۔

اگیتی ۷۲

یہ قسم اس موسم میں ۱۰۰ دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے دانوں کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔ اگر اس موسم میں مکئی کی کاشت میں کچھ دیر ہوجائے تو یہ قسم موزوں رہتی ہے۔

اگیتی سنتھٹک

یہ قسم بھی جلد پکنے والی قسم ہے دانے کا رنگ اور شکل اگیتی ۷۲ سے ملتا جلتا ہے

صدف

یہ ایک سفید دانوں والی قسم ہے اس کی پیداوار اوسطاً 50-60 من ہے موسم بہار میں کاشت کے لئے بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

سوان

یہ بھی سفید دانوں والی قسم ہے جو صدف سے کچھ دن پہلے پک کر تیار ہوجاتی ہے راولپنڈی ڈویژن میں موسم بہار میں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

پانی

فصل کو پہلا پانی 15-20 روز کے بعد دینا چاہیئے۔ اس کے بعد جوں جوں موسم گرم ہوتا ہے پانی کی ضرورت زیادہ ہوجاتی ہے۔ فصل کو جب پھول آجائیں تو پانی کی کمی ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ پھول آنے سے دانہ بننے تک کا عرصہ جو تقریباً 20-22 دن تک کا ہوتا ہے اس میں کم از کم تین پانی ضرور آنے چاہیئیں [illegible] پیداوار زیادہ سے زیادہ ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲)

۴۶- محترمہ ثریا صاحبہ	سیالکوٹ	۱۰-۰۰
۴۷- مکرم لئیق احمد صاحب بھٹی	"	۱۰-۰۰
۴۸- محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ سرفراز صاحب	"	۴۰-۰۰
۴۹- مکرم رانا نصر اللہ خاں صاحب	"	۱۰-۰۰
۵۰- " قریشی امان اللہ صاحب	"	۱۷-۰۰
۵۱- " ناصر احمد صاحب	"	۱۱-۰۰
۵۲- " فضل کریم صاحب اراضی یعقوب	"	۳۰-۰۰
۵۳- " چوہدری نذیر احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۵۴- " خواجہ ظفر احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۵۵- " خواجہ اقبال احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۵۶- محترمہ ثریا صاحبہ معرفت صوفی محمد عبداللہ صاحب	"	۲۰-۰۰
۵۷- " رسول بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھٹی	"	۱۰-۰۰
۵۸- " شاہدہ ارشد گوندل صاحبہ	"	۱۵-۰۰
۵۹- " صغریٰ بیگم صاحبہ	"	۱۰۰-۰۰
۶۰- مکرم لئیق احمد صاحب آپٹیکل والے	"	۲۰-۰۰
۶۱- محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۶۲- " نسیم بیگم صاحبہ	"	۱۵-۰۰
۶۳- " روبی بنت عبدالحمید صاحب	"	۱۰-۰۰
۶۴- " ناصرہ زوجہ ظہور احمد صاحب	"	۱۵-۰۰
۶۵- مکرم فضل کریم صاحب	"	۲۰-۰۰
۶۶- محترمہ بشریٰ نعیم صاحبہ	"	۱۱-۰۰
۶۷- مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر محلہ	"	۱۰-۰۰

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

چندہ مہمانخانہ مستورات

یکم تا ۱۵؍جنوری ۱۹۷۹ء اس مد میں کل -/۲۱۲۴ روپے چندہ موصول ہوا ہے۔ آمد سے ایک لاکھ پانچ ہزار روپے زائد خرچ ہو گیا ہے اور ابھی دو تین کمرے اور تعمیر ہونیوالے ہیں۔ صاحب استطاعت احمدی بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ضرورت کو پورا کریں۔ زیادہ سے زیادہ چندہ بھجوائیں تا جلسہ سالانہ سے قبل مہمان خانہ مکمل ہو جائے۔ بہنیں آرام اٹھائیں بچیاں اس سلسلہ میں خاص سعی فرمائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار کے حقیقی چچا صاحبان مکرم میاں افتخار علی صاحب "لائل پور ہیر سٹور" اور میاں اسلم علی صاحب کولڈ سٹوریج کی گیس ٹینکی اچانک پھٹ جانے سے یکم رمضان المبارک کو اچانک وفات پا گئے تھے میاں اسلم علی صاحب مرحوم کی بیوہ تا حال اس زبردست صدمے کی وجہ سے بیمار ہیں اور دماغی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی چچی صاحبہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں انکی شفایابی کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

(بشارت احمد ولد حاجی اکبر علی صاحب "لائلپور ہیر سٹور" راجباہ روڈ فیصل آباد شہر)

۲- میری والدہ محترمہ کو دو ماہ سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے سر میں شدید درد ہے اور اعصابی کمزوری بھی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمودالنساء بنت چوہدری عنایت علی صاحب امیر حلقہ گوجرہ ضلع سیالکوٹ)

۳- خاکسار تین چار ماہ سے محکمانہ پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ پریشانیاں دور فرمائیں۔

(رشید احمد معرفت ملک بشیر احمد اعوان مکان ۱/۵ محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار مینجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدرآباد، ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں کے دورہ پر ہے۔ امراء صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے۔ اس کا ہر احمدی گھر میں جانا تربیتِ اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

خاکسار گیانی عباد اللہ
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

ذہین اور دلیر

میٹرک پاس نوجوان کیور ٹیو سیلز فورس میں شامل ہو کر خدمتِ خلق اور ذاتی وجاہت و ترقی کے میدان میں اپنے جوہر دکھائیں۔

سیلز مینجر: کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس:- (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینجر الفضل)

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا ۝ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمانِ رسول اکرمؐ)

بیکار مت بیٹھئے — کوئی ہنر سیکھئے
بیرونِ ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ!
تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کرائی جاتی ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور

ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے

ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے!

• الیکٹریشن • موٹر وائینڈنگ بمعہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن و ائیر کنڈیشننگ • ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)

نئی کلاسز عبدالماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیر نگرانی شروع کی گئی ہیں!

نیز

• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پینٹر • کنسٹرکشن فورمین

کم فیس | ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی | کم مدت

نوٹ:- تمام میٹریل طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے۔ (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح دوپہر اور شام۔)
پراسپکٹس مفت حاصل کریں!

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۵٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونک ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون ۶۰۵۴۰ / ۵۵۴۱۱
برانچ:- 65/A کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس سٹینڈ صدر راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۱۹

میں صفیہ بیگم زوجہ محمد شریف صاحب قوم آغا کمہار پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر مبلغ ۱۵۰/- روپیہ بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی، اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ یا وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: صفیہ بیگم زوجہ محمد شریف صاحب
دارالعلوم شرقی ربوہ c/o ضیاء الرحمن صاحب
اکاؤنٹینٹ وقف جدید ربوہ
گواہ شد: ملک بشیر احمد اعوان
وصیت نمبر ۲۱۸۰۷ محلہ دارالنصر غربی ربوہ
گواہ شد: صوفی عبدالغفور وصیت نمبر ۱۲۴۳۵
دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۹۳۰

میں حاجراں بی بی زوجہ محمد صادق زرگر صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن پیر محل ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر وصول شدہ ۳۲/۲۷ روپیہ
۲- زیور طلائی کانٹے و مندری ۱۱۰۰/- روپیہ
وزن تولہ ۱ - ماشے ۲ - رتی ۶
۳- نقد ——— ۷۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: حاجراں بی بی زوجہ محمد صادق زرگر
مندر بلاک پیر محل ضلع فیصل آباد
گواہ شد: محمد صادق زرگر خاوند موصیہ
سیکرٹری مال پیر محل ضلع فیصل آباد
گواہ شد: سید محمد یحییٰ زعیم اعلیٰ انصاراللہ
پیر محل ضلع فیصل آباد وصیت نمبر ۱۹۰۴۱

مسل نمبر ۲۳۹۳۱

میں عائشہ بی بی زوجہ فضل الٰہی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۹۰ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپیہ
۲- ڈنڈیاں طلائی وزن ایک تولہ، ایک انگوٹھی کا وزن ۲ رتی قیمت اندازاً ۶۶۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ ذیل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۲/- روپے ماہوار تاحیات بطور ثواب ادا کرتی رہونگی میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: عائشہ بی بی زوجہ فضل الٰہی
ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۳۸۲ صدر موصیان ربوہ
گواہ شد: فضل الٰہی خاوند موصیہ
دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۹۳۲

میں عشرت منور زوجہ میجر منور احمد صاحب رانا قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاک پتن ضلع ساہیوال بقائمی ہوش حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند
۲- طلائی سیٹ ۴ تولہ طلائی سیٹ ۲ تولہ طلائی سیٹ ۲ تولہ چوڑیاں ایک درجن ۱۲ تولہ
قیمت ۱۸۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

الامۃ: عشرت منور اہلیہ میجر منور احمد صاحب رانا c/o کرنل ظفراللہ خاں ۲ سینٹ جان پارک لاہور چھاؤنی۔
گواہ شد: میجر منور احمد رانا ولد میجر چوہدری انور احمد خان مرحوم پاک پتن ضلع ساہیوال
گواہ شد: حلیمہ بی بی زوجہ مرزا عبدالحفیظ ایڈووکیٹ نوشہرہ کینٹ
۲- سلیمہ خورشید بیگم میجر انور احمد صاحب مرحوم
پاک پتن

مسل نمبر ۲۳۹۳۴

میں غلام احمد ولد میاں جمال الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر ۸۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغل پورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- ایک عدد مکان واقع ۱۸/۳ حسین سٹریٹ گنج مغلپورہ لاہور ۸۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپیہ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: غلام احمد ولد میاں جمال الدین صاحب
مکان ۱۸/۳ حسین سٹریٹ گنج مغلپورہ لاہور
گواہ شد: محمد لطیف ولد میاں نور محمد صاحب
طارق منزل محلہ دارالبرکات ربوہ
گواہ شد: محمد صدیق امرتسری ولد میاں نور محمد سابق مبلغ مغربی افریقہ

مسل نمبر ۲۳۹۳۵

میں سلیمہ بیگم زوجہ رانا عبدالرشید صاحب قوم جھجھٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر ۵۰۰/- روپیہ وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: سلیمہ بیگم زوجہ رانا عبدالرشید صاحب
محلہ حافظ دیوان خوشاب ضلع سرگودھا
گواہ شد: عبدالغفار خان وصیت نمبر ۱۸۹۰۴ محلہ آہیر النوالہ خوشاب ضلع سرگودھا
گواہ شد: رانا عبدالرشید ولد عبدالحکیم رانا صاحب خاوند موصیہ خوشاب ضلع سرگودھا۔

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ
دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

ارشادِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ۔

یعنی تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو خود بھی قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

مندرجہ بالا غرض کے لئے مجلس انصار اللہ نے سہ ماہی امتحانوں کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ تمام اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی پوری پوری سعی فرمائیں مَنْ جَدَّ وَجَدَ جو کوشش کرتا ہے وہ مقصود کو حاصل کر لیتا ہے۔

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا امتحان ۲۳ مارچ کو ہوگا۔ نصاب یہ ہے:-

ترجمہ پارہ ۱۹ ربع سوم، تجلیاتِ الٰہیہ، نصاب بنیادی معلومات صفحات ۱ تا ۲۷

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ مستورات

۱۶ دسمبر تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء اس مد میں صرف ۔/۲۲۲۱ کی آمد ہوئی ہے اس طرح آخر ۱۹۷۸ء تک مہمان خانہ کے چندہ کی کل وصولی ۰۹ ۔ ۳,۲۰,۶۸۹ ہوتی ہے اور اس وقت تک مہمان خانہ کی عمارت پر ۲۷ لاکھ ۶۲۶-۱۴ خرچ ہو چکی ہے یہ زائد رقم آپ سب نے مل کر پوری کرنی ہے مزید دو تین کمرے بھی تعمیر ہونے ہیں صحن پکا کیا جانا ہے اور کئی چھوٹے چھوٹے کام ہونے باقی ہیں تمام لجنات پوری کوشش سے اس چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں جو بہنیں ایسی جگہوں پر رہتی ہیں جہاں لجنہ قائم نہیں انہیں چاہیے کہ وہ براہِ راست اپنا چندہ بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اِطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں ان سے بچنے کیلئے ہم سے رجوع کریں

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)

فیصل آباد

فون نمبر:

دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیرِ قانونی محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی کی والدہ صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈرگ روڈ کراچی کی والدہ محترمہ خدیجہ چو وانگ سُو صاحبہ اہلیہ مکرم چو سُو فو صاحبہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۹ء کو بعمر تقریباً ۹۴ سال کراچی میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ ۱۹۶۴ء میں چین سے پاکستان آئیں یہاں آکر فوراً بیعت کر کے احمدیت کو قبول کر لیا اور پھر جلد ہی نظامِ وصیت سے منسلک ہو گئیں۔

مرحومہ کے فرزند مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی اگست ۱۹۴۹ء میں چین سے ربوہ (پاکستان) پہنچے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ ۱۹۵۰ء میں انہوں نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۰ء میں شہادۃ الاجانب کی سند حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں دوبارہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۴ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ جولائی ۱۹۵۶ء میں باقاعدہ بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کا شرف حاصل کیا اور اگست ۱۹۵۹ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ ان کی والدہ مرحومہ باوجود کئی مشکلات کے ۱۹۶۴ء میں اپنے بیٹے کے پاس پاکستان آگئیں۔ گو مرحومہ اُردو نہیں جانتی تھیں لیکن اپنے جذبات کا اظہار اپنے بیٹے کی وساطت سے کرتی رہتی تھیں یہاں آکر قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھنا شروع کر دیا۔

اپریل ۱۹۶۶ء میں جب مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں سنگاپور بھیجا گیا۔ تو مرحومہ بھی ان کے ساتھ وہاں تشریف لے گئیں جہاں فروری ۱۹۷۰ء تک قیام کے دوران ان کے حوصلہ کو بڑھانے کا موجب بنی رہیں اور دعاؤں کے ساتھ ان کی ممد و معاون رہیں۔ ۱۹۷۰ء میں ان کا تقرر کراچی میں ہوا تو مرحومہ بھی کراچی تشریف لے گئیں۔

مرحومہ بڑی دعاگو، صاحبہ کشف و رؤیا اور بزرگ خاتون تھیں۔ سلسلہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت عقیدت تھی۔ قیام سنگاپور میں انہیں ہر دم یہ فکر ستاتا رہتا کہ کہیں یہیں پیغامِ اجل نہ آجائے اور میں بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور وہاں سے آنے کے بعد بھی آپ کئی سال تک زندہ رہیں گزشتہ جلسہ سالانہ پر کراچی سے ربوہ تشریف لائیں۔ جلسہ کے بعد بھی چند دن ربوہ میں قیام کیا اور پھر کراچی چلی گئیں۔ صحت بھی اچھی تھی۔ ۲۰ جنوری کو صبح کی نماز ادا کی اور چند منٹ بعد جب مرحومہ کی بہو محترمہ ممتاز صاحبہ اہلیہ مولوی محمد عثمان صاحب انہیں اپنے بازوؤں میں لئے بیٹھی تھیں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ ۲۰ جنوری کو مرحومہ کے بیٹے اور بہو جنازہ ربوہ لائے جہاں ۲۲ جنوری کو صبح کی نماز کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے بیٹے اور بہو کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

درخواستِ دعا

(۱) میرے ایک عزیز دوست جو غیر از جماعت ہیں اور ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں بعض گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ احمدی دوست ان کی جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

(ملک عبدالوحید سلیم

۷۸۸/N پونچھ روڈ، سمن آباد لاہور)

(۲) محترمہ الحاجہ بیگم میاں محمد محسن صاحبہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے فیصل آباد میں بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب

جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(قمر علوی سائیکل سیاح۔ فیصل آباد)

خریدار صاحبان کیلئے ضروری اطلاع

خریدار الفضل صاحبان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ۲۹ جنوری ۱۹۷۹ء کو اچانک پریس کی بجلی خراب ہو جانے کی وجہ سے اُس روز کا الفضل شائع نہ ہو سکا تھا۔

اس غیر متوقع اور ناگزیر ناغہ پر ادارہ الفضل جملہ خریدار صاحبان اور قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے۔

مینیجر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل۔ ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرونِ ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی

خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون ۵۳۵